سوال

اگر کوئی شخص غلطی سے (جہالت یا ویسے بات کرتے ہوئے) یا جان بوجھ کر (غصے یا مایوسی کے عالم میں) کوئی کفریہ بات زبان سے نکال دے اور بعد میں توبہ کر لے تو وہ کافر ہو جاتا ہے یا مسلمان ہی رہتا ہے؟ کیا اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟ اگر کافر ہو جاتا ہے تو کلمہ پڑھنے کے ساتھ نکاح بھی دوبارہ کرنا پڑے گا یا نکاح قائم رہتا ہے؟ اور کیا کسی کی لکھی ہوئی کفریہ بات پڑھنے (جیسے اکثر سوشل میڈیا پر کوئی عبارت لکھی ہوتی ہے) سے بھی انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، جبکہ دل میں اس بات کے خلاف کراہت ہو؟ تفصیلی جواب ارشاد فرمائیں۔

جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر کسی انسان نے جہالت کی وجہ سے اپنی زبان سے کفریہ کلمہ کہہ دیا اسے اس بات کا علم نہیں تھا کہ ایسی بات کرنا کفر ہے تو وہ کافر نہیں ہوگا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی: '' تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے، اس کو ظاہر کرو یا چھپاؤ! اللہ اس پر تمہارا مؤاخذہ کرے گا۔'' (ابن عباسؓ نے) کہا: اس سے صحابہؓ کے دلوں میں ایک چیز (شدید خوف کی کیفیت کہ احکام الٰہی کے اس تقاضے پر عمل نہ ہوسکے گا) در آئی جو کسی اور بات سے نہیں آئی تھی۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ''کہو: ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی اور ہم نے تسلیم کیا۔'' ابن عباسؓ نے کہا: اس پر اللہ تعالیٰ نے انکے دلوں میں ایمان ڈال دیا اور یہ آیت اتاری: ''اللہ کسی نفس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ اسی کے لیے ہے جو اس نے کمایا اور اسی پر (وبال) پڑتا ہے (برائی کا) جس کا اس نے ارتکاب کیا۔ اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا۔'' اللہ نے فرمایا: ''میں نے ایسا کر دیا۔'''' اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا کہ تو ان لوگوں پر ڈالا جو ہم سے پہلے تھے۔'' فرمایا: ''میں نے ایسا کر دیا۔'''' ہمیں بخش دے! اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مولیٰ ہے۔'' اللہ نے فرمایا: ''میں نے ایسا کر دیا۔'' (صحیح مسلم، الإیمان: **125)**

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ. سنن ابن ماجہ، الطلاق: 2045) (صحیح).

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری امت سے غلطی، بھول اور مجبوری کو رکھ دیا ہے (یعنی اس پر مؤاخذہ نہیں ہوگا)۔

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص نے بھی بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے شرعی حکم کی مخالفت کی تو وہ معاف ہے؛ کیونکہ خطاکار میں جاہل اور لاعلم شخص بھی شامل ہے؛ کیونکہ ہر وہ شخص خطاکار ہے جو غیر ارادی طور پر حق بات کی مخالفت کر لے۔

1. جس شخص کو یقینی طور پر علم تھا کہ یہ بات کہنا کفر ہے اس نے جان بوجھ کر کفریہ کلمہ کہا، تو وہ کافر ہو جائے گا، اس پر لازمی ہے کہ وہ اپنے کفر سے توبہ کرے، اپنے قول پر پشیمان ہو، آئندہ ایسا نہ کہنے کا پختہ عزم کرے اور کلمہ طیبہ کا اقرار کرے یعنی أشہد أن لا الٰہ إلا اللہ وأشہد أن محمدا عبدہ ورسولہ ایمان اور یقین کے ساتھ پڑھے۔
2. اگر انسان کفریہ کلمہ کہنے کی وجہ سے مرتد ہو جائے، تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی، بیوی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اسے اپنے قریب آنے دے۔

ارشاد باری تعالی ہے :

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ (الممتحنۃ : 10)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تمھارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ان کی جانچ پڑتال کرو، اللہ ان کے ایمان کو زیادہ جاننے والا ہے ۔ پھر اگر تم جان لو کہ وہ مومن ہیں تو انھیں کفار کی طرف واپس نہ کرو، نہ یہ عورتیں ان کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کے لیے حلال ہوں گے ۔

1. اگر خاوند عقد نکاح کے بعد اور بیوی سے ہمبستری کرنے سے پہلے مرتد ہو جائے تو اس کا نکاح فوری طور پر ختم ہو جائے گا ۔ اگر وہ اپنے کفر سے توبہ کرتا ہے تو دوبارہ عقد نکاح کرنا ہو گا، جس میں نکاح کے ارکان اور شروط کا پایا جانا ضروری ہے ۔

2. اگر خاوند عقد نکاح اور ہمبستری کے بعد مرتد ہوا ہو اور عدت کے دوران اپنے کفر سے توبہ کر کے اسلام میں داخل ہو جائے تو اس کا نکاح برقرار ہے، کیونکہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہو گئی تھی، اس کے مسلمان ہونے کے ایک ماہ بعد صفوان رضی اللہ عنہم بھی مسلمان ہو گئے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں علیحدگی نہیں کرائی تھی، اور نہ ہی انہیں تجدید نکاح کا حکم دیا تھا، بلکہ وہ صفوان کے پاس پہلے نکاح کے ساتھ ہی رہیں ۔

3. اگر عدت گزر جانے کے بعد وہ اپنے کفر سے توبہ کرتا ہے تو اگر اس کی بیوی نے دوسرے کسی مرد سے شادی نہیں کی اور وہ دونوں آپس میں اکٹھا رہنے پر متفق ہیں تو پہلا عقد نکاح ہی کافی ہے تجدید نکاح کی ضرورت نہیں ہو گی ۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں :

رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ، لَمْ يُحْدِثْ شَيْئًا (سنن أبي داود، الطلاق : 2240) (صحیح)

رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی زینب کو (ان کے شوہر) ابوالعاص ؓ پر پہلے نکاح ہی سے لوٹا دیا تھا، اور کوئی نیا (نکاح وغیرہ) نہ کیا تھا ۔

ابوالعاص رضی اللہ تعالی نے سورۃ الممتحنۃ کی آیات نازل ہونے کے دو برس بعد اسلام قبول کیا تھا جن میں بیان کیا گیا ہے کہ مسلمان عورتیں مشرکوں کے لیے حرام ہیں، اور ظاہر ہے کہ اس مدت میں تو زینب رضی اللہ تعالی عنہا کی عدت ختم ہو چکی تھی، لیکن اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے نکاح ہی کے ساتھ انہیں واپس کر دیا تھا ۔

یاد رہے! وہ عورت جسے روٹین سے ماہواری آتی ہے اس کی عدت تین حیض ہے، یعنی طلاق کے بعد اگر عورت کو تین مرتبہ حیض آ جائے اور وہ تیسرے حیض سے پاک ہو جائے تو اس کی عدت ختم ہو جائے گی ۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے :

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ . (البقرۃ : 228).

اور وہ عورتیں جنھیں طلاق دی گئی ہے اپنے آپ کو تین حیض تک انتظار میں رکھیں ۔

وہ عورت جس کو ماہواری آنا بند ہو گئی ہے، یا عمر کم ہونے کی وجہ سے ابھی آنا شروع ہی نہیں ہوئی، ان کی عدت تین قمری مہینے ہیں ۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے :

وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ . (الطلاق : 4).

اوروہ عورتیں جوتمہاری عورتوں میں سے حیض سے ناامید ہوچکی ہیں، اگر تم شک کروتوان کی عدت تین ماہ ہے اوران کی بھی جنھیں حیض نہیں آیا۔

اگر عورت حاملہ ہو تواس کی عدت وضع حمل ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے :

وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۔ (الطلاق : 4).

اور جو حمل والی ہیں ان کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل وضع کردیں۔

1.اگرانسان کسی کی لکھی ہوئی کفریہ بات کسی شرعی مقصد کےلیے پڑھتا ہے، جیسے لوگوں کواس کے کفر ہونے کی وضاحت کرنے کےلیے، یااس کا رد کرنے کےلیے، وغیرہ، تواس صورت میں وہ شخص کافر نہیں ہوگا۔ اگروہ کفریہ بات کوپڑھتا ہے اوردل سے اس پرراضی بھی ہے توکافر ہوجائے گا۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ